پیشکش

ادارہ اہل سنت کراچی

مدیر

معاونین

مولانا عبد الرزاق ہنگورہ نقشبندی

مولانا محمد کاشف محمود ہاشمی

واعظ الجمعہ

تزکیۂ نفس

مدیر

مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مولانا عبد الرزاق ہنگورہ نقشبندی

مولانا محمد کاشف محمود ہاشمی

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

تزکیۂ نفس

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ وَالسّلامُ عَلى خاتم الأنبياءِ وَالمرسَلين، وعَلى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجمَعِيْن، وَمَن تَبِعَهُم بِإحْسَانٍ إِلى يَوْمِ الدِّين، أَمّا بَعد: فَأَعُوذُ بِالله مِنَ الشّيطانِ الرَّجِيْم، بِسْمِ الله الرَّحْمنِ الرَّحِيْم.

حضور پُر نور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّٰهُمَّ صلِّ وسلِّمْ وبارِكْ علَى سيِّدِنَا ومولانا وحبيبِنا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

میرے محترم بھائیو! نفس (باطن) کی پاکیزگی وطہارت کا حصول ناممکن نہیں، لیکن اس کے لیے کچھ محنت ضرور کرنی پڑتی ہے، جو جس قدر اللہ ورسول کے اَحکام کی پیروی کرتا ہے، اس پر فضلِ الٰہی اُسی قدر زیادہ ہوتا ہے، جو مسلمان اپنے دل کو باوجود نفسانی وشیطانی طاقتوں کے، پاکیزہ وصاف ستھرا رکھنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے، اس کے لیے اللہ رب العزّت ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا ۝

﴿فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَ تَقْوٰىهَا﴾[1] "قسم ہے جان کی! اور اس کی جس نے اسے ٹھیک ٹھیک بنایا!، پھر اس کی بدکاری و پرہیزگاری دل میں ڈالی"۔

محترم بھائیو! انبیائے کرام علیہم السلام معصوم ہیں، اُن پر اُن کے ربِ کریم کا خصوصی فضل وکرم ہے، لہٰذا اِن حضراتِ مقدسہ تک شیطان کی رسائی نہیں ہوتی، جو انبیائے کرام علیہم السلام وصالحین کے نقشِ قدم پر چلتا رہے، ان شاء اللہ کامیابی اس کا مقدّر ہو گی، لیکن نفسِ امّارہ اور شیطان انسان کو گمراہی کی طرف مائل، اور ہدایت سے دُور کرنے کی پوری کوشش میں رہتے ہیں، جس سے متعلق اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ﴾[2] "نفس تو برائی کا بڑا حکم دینے والا ہے، سِوائے اس کے جس پر میرا رب مہربانی فرمائے"۔ لہٰذا کوئی اپنے نفس وباطن پر بھروسا نہ کرے، بلکہ ہر وقت اس کی اصلاح کی کوشش کرتا رہے۔

عزیز دوستو! جو شخص تجارت کرتا ہے، حساب کے وقت اس کا ہدَف اپنے منافع کی سلامتی ہوتا ہے، وہ تجارت کو ترقی دینے کے لیے دوسروں سے مدد بھی لیتا ہے، اور کامیاب وترقی پانے والوں کے طریقے پر عمل کی کوشش بھی کرتا ہے، اسی طرح عقل راہِ آخرت کی تاجر ہے، اس کا ہدَف تزکیۂ نفس وباطن ہے؛ کیونکہ نفسِ انسان

---

(۱) پ ۳۰، الشمس: ۷، ۸.

(۲) پ۱۳، یوسف: ۵۳.

کی پاکیزگی اور اس کا ستھرا پن، آخرت کی کامیابی وکامرانی کا باعث ہے، اس لیے اس کی دیکھ بھال اور اصلاح کی شدید ضرورت رہتی ہے، اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے:

﴿قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ۝ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا﴾[1] "وہ مراد کو پہنچا جس نے اس (نفس وباطن) کو پاکیزہ کر لیا، اور نامراد ہوا وہ جس نے اس کو (گناہوں میں) دبا رکھا"۔

یعنی کامیاب وہی ہے جس نے اپنے باطن کو پاک وستھرا کر لیا، ان کامیاب لوگوں میں سرِفہرست انبیائے کرام علیہم السلام ہیں، جنہیں اللہ تعالیٰ نے نیکی وبدی سے مطلع فرمایا، اسی لیے وہ حضرات نبوّت سے پہلے ہی معصوم ہوتے ہیں، اور انہی کے طفیل انسان کو اچھائی وبرائی کی اطلاع دے دی؛ تاکہ لوگ اچھے کام کریں، اور برے اعمال سے بچتے رہیں۔ خالقِ کائنات جلّ جلالہ نے انسان کو بالکل مجبور وبے بس نہیں بنایا، بلکہ اسے کچھ اختیار بھی دیا ہے، اسی لیے وہ جو نیکی یا بُرائی کرتا ہے، اپنے اختیار سے کرتا ہے۔

عزیزانِ محترم! اللہ تعالیٰ اور مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حرام کردہ چیزوں سے نفس وباطن کو بچانے، اور انہیں حلال وطیّب کی طرف پھیرنے کا نام تزکیۂ نفس ہے، اس کے فوائد سے متعلق رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «ثَلَاثٌ مَنْ فَعَلَهُنَّ فَقَدْ طَعِمَ طَعْمَ الإِيمَانِ: (١) مَنْ عَبَدَ اللهَ وَحْدَهُ فَإِنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، (٢) وَأَعْطَى زَكَاةَ مَالِهِ طَيِّبَةً بِهَا نَفْسُهُ ...(٣) وَزَكّٰى عَبْدٌ نَفْسَهُ»

---

(١) پ٣٠، الشمس: ٩، ١٠.

"تین ۳ کام ایسے ہیں کہ جو انہیں انجام دے گا، ایمان کا مزہ پالے گا: (۱) وہ جو اللہ وحدہ کی عبادت کرے، کہ جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، (۲) وہ جو خوشی سے اپنے مال کی زکاۃ ادا کرے، اور (۳) وہ بندہ جو گناہوں سے اپنے نفس وباطن کا تزکیہ کرتا رہے"، کسی نے عرض کی: یارسول اللہ! آدمی کے اپنے نفس وباطن کے تزکیہ سے کیا مراد ہے؟ مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ نے فرمایا: «يَعْلَمُ أَنَّ اللهَ مَعَهُ حَيْثُ مَا كَانَ»[1] "یقین رکھے کہ اللہ ہمیشہ ہر جگہ میرے ساتھ ہے"۔

برادرانِ ملّتِ اسلامیہ! تزکیۂ نفس وباطن اس قدر عظیم کام ہے، جسے انجام دینے کے لیے رب تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ ومقرّب انبیاء ورُسُل کو مبعوث فرمایا، انبیائے کِرام علیہم السلام نے لوگوں کو پاک وستھرا کرکے، انہیں اعلیٰ مراتب پر فائز کیا، گمراہی سے پھیر کر اللہ رب العالمین کی طرف متوجّہ کیا، پروردگار ارشاد فرماتا ہے: ﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ﴾[2] "وہی اللہ ہے جس نے اَن پڑھ لوگوں میں، انہی میں سے ایک رسول (محمدِ عربی) بھیجا، جو اُن پر اللہ کی آیتیں

---

(۱) "السنن الكبرى" للبيهقي، كتاب الزكاة، ٤/ ٩٦.

(۲) پ۲۸، الجمعة: ۲.

پڑھتے ہیں، اور انہیں پاکیزہ و ستھرا کرتے ہیں، اور انہیں کتاب و حکمت کا علم عطا فرماتے ہیں، اور یقیناً وہ لوگ اس سے پہلے ضرور کھلی گمراہی میں تھے"۔

"یعنی حضور احمدِ مجتبیٰ ﷺ کو بھیجا؛ تاکہ لوگوں کو قرآن وحدیث کا علم سکھائیں، لوگوں کو قرآن پڑھنا آجائے، حضور قرآن پڑھتے ہیں ہمیں سکھانے کے لیے، ہم پڑھتے ہیں سیکھنے کے لیے، دل کی پاکیزگی حضورِ اکرم ﷺ کی نگاہِ کرم سے ملتی ہے، ایمان واعمال پاکیزگی کے اسباب ہیں۔ تو معلوم ہوا کہ قرآن وحدیث کو سمجھنا اتنا آسان نہیں کہ ہر ایک اپنی اپنی عقل سے سمجھ لے، اگر ایسا ہوتا تو نبیٔ کریم ﷺ کو نہ بھیجا جاتا، یہ بھی معلوم ہوا کہ ہدایت کے لیے حدیثِ پاک کی بھی ضرورت ہے، قرآنِ مجید کو اپنی عقل سے سمجھنے کے بجائے آقائے کائنات ﷺ کی تعلیمات کی روشنی میں سمجھنا ہے، ورنہ آدمی گمراہ ہو جاتا ہے، جب حضور ﷺ تشریف لائے تو لوگوں کی اکثریت جاہل تھی، سرکارِ دوعالم ﷺ کے فیض اور نگاہِ کرم سے پاک وصاف اور نورِ علم سے منوّر ہوگئے، اور تاقیامت ہوتے رہیں گے، کہ پاک و ستھرا کرنے والا، نبوت کا یہ سورج نہ غروب ہوگا، نہ اسے گرہن لگے گا، نہ اس پر کوئی بادل آئے گا"[1]۔

رفیقانِ گرامی قدر! تزکیۂ نفس وباطن کے لیے ضروری ہے، کہ اسے جملہ باطنی اَمراض اور گناہوں سے چھٹکارا دلایا جائے، عقلمند وہی ہے جو نفس وباطن کی سرکشی سے ہوشیار رہے، اسے گناہوں سے باز رکھنے کے لیے لگام دے۔ حضرت

---

(۱) "تفسیر نور العرفان" ص۸۸۲، ۸۸۳، ملتقطاً بتصرّف۔

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم سب کے آقا و مولا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: «لَيْسَ الشَّدِيدُ مَنْ غَلَبَ، إِنَّمَا الشَّدِيدُ مَنْ غَلَبَ نَفْسَهُ»[1] "طاقتور وہ نہیں جو لوگوں پر غالب رہے، بلکہ طاقتور تو وہ ہے جو اپنے نفس و باطن پر غالب رہے"۔

عزیزانِ محترم! اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنا بھی تزکیۂ نفس کا ایک اہم ذریعہ ہے، صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا یہ معمول تھا، کہ وہ اپنے صدقات تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دستِ مبارک سے خیرات کروا کر دعائیں لیا کرتے تھے، اللہ ربُّ العالمین ارشاد فرماتا ہے: ﴿خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَ تُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ﴾[2] "اے حبیب! مسلمانوں کے اَموال میں سے زکاۃ لیجیے جس سے آپ انہیں ستھرا اور پاکیزہ کردیں، اور ان کے حق میں دعائے خیر کیجیے، یقیناً تمہاری دعا ان کے دلوں کا چین وسکون ہے"۔

عزیز دوستو! راہِ خدا میں خرچ کرنے والے مسلمانوں کو، باطن کی پاکیزگی نصیب ہونے کے ساتھ ساتھ، بروزِ قیامت جہنم کی آگ سے بھی دُور رکھا جائے گا، حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنا مال غزوات اور راہِ خدا میں بھی خرچ کیا کرتے، مسجدِ نبوی کی مقدّس زمین، جس میں مرکزِ عشق ومحبت گنبدِ خضراء، جنّت کی کیاری اور

(١) "صحيح ابن حِبّان" بابُ الفَقْرِ والزُّهْدِ والقَناعَة، ر: ٧١٥، صـ١٧٢.

(٢) پ١١، التوبة: ١٠٣.

منبرِ رسول واقع ہے، یہ بھی حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ہی خرید کر وقف کی ہے، آپ نے بہت سے غلام آزاد کیے، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بہت زیادہ صدقات وخیرات کیا کرتے، آپ کے ہر ہر صدقہ میں اعلیٰ درجے کا اِخلاص پایا جاتا ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى ۝ الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّى﴾[1] "جو سب سے زیادہ پرہیز گار ہے، اور ستھرا و پاکیزہ ہونے کے لیے اپنا مال اللہ کی راہ میں دیتا ہے، اسے جہنم کی آگ سے بہت دُور رکھا جائے گا"۔ لہٰذا قیامت تک جو کوئی حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے، اِخلاص کے ساتھ اپنا مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں دے گا، اسے بھی یہ فضیلتیں اور برکتیں حاصل ہوں گی۔

اعمالِ صالحہ، صدقات وخیرات اور صحبتِ صالحین اختیار کرنے کے ساتھ ساتھ، بندے کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع لائے، اپنے نفس وباطن کی اصلاح وتزکیہ کے لیے اللہ تعالیٰ سے استعانت ومدد مانگتا رہے۔ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی دعائے مبارکہ ہمارے لیے ذریعۂ ہدایت ونجات ہے، سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم اس طرح دعا کیا کرتے: «اللّٰهُمَّ! آتِ نَفْسِيْ تَقْوَاهَا، وَزَكِّهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا، أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا»[2] "اے اللہ! میرے نفس وباطن کو تقویٰ سے

---

(۱) پ۳۰، الليل: ۱۷، ۱۸.

(۲) "صحيح مسلم" كتاب الذكر والدعاء والتوبة، ر: ٦٩٠٦، صـ١١٨١.

آراستہ فرما، اس کا تزکیہ اور تصفیہ فرما، یقیناً تُو ہی سب سے بہتر پاکیزگی بخشنے والا ہے، اور تُو ہی نفس و باطن کا مالک و مولیٰ ہے"۔

دُعا

اے اللہ! ہمیں نفسِ امّارہ اور شیطان کے مکر و فریب سے بچنے، اور اس پر غالب رہنے کی توفیق عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی، بحسن و خوبی انجام دینے کی بھی توفیق عطا فرما، بخل و کنجوسی سے محفوظ فرما، خوشی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

ہمیں ملک و قوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت والفت کو اَور زیادہ فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی و چھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو شفایاب کردے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے رب! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ فرما، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم فرما، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسَنہ کو قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، ہمارے کشمیری مسلمان

بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، ہندوستان کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما۔

الٰہی! تمام مسلمانوں کی جان، مال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، جن مصائب وآلام کا انہیں سامنا ہے، ان سے نجات عطا فرما۔ ہمارے وطنِ عزیز کو اندرونی وبیرونی خطرات وسازشوں سے محفوظ فرما، ہر قسم کی دہشتگردی، فتنہ وفساد، خونریزی وقتل وغارتگری، لُوٹ مار اور تمام حادثات سے ہم سب کی حفاظت فرما۔ اس مملکتِ خداداد کے نظام کو سنوارنے کے لیے ہمارے حکمرانوں کو دینی وسیاسی فہم وبصیرت عطا فرما کر، اِخلاص کے ساتھ ملک وقوم کی خدمت کی توفیق عطا فرما، دین ووطنِ عزیز کی حفاظت کی خاطر اپنی جانیں قربان کرنے والوں کو غریقِ رحمت فرما، اُن کے درجات بلند فرما، ہمیں اپنی اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کی سچی اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے ارشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن وسنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم ﷺ اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی مَحبت، اور اِخلاص سے بھرپور اطاعت کی توفیق عطا فرما، ہمیں دنیا وآخرت میں بھلائیاں عطا فرما، پیارے مصطفی کریم ﷺ کی پیاری دعاؤں سے ہمیں وافَر حصّہ عطا فرما، ہمیں اپنا اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کا پسندیدہ بندہ بنا، اے اللہ! تمام مسلمانوں پر اپنی رحمت فرما، سب کی حفاظت فرما، اور ہم سب سے وہ کام لے جس میں تیری رِضا شاملِ حال ہو، تمام عالَمِ اسلام کی خیر فرما، آمین یا ربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّةِ أعيُننا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.